102553 ـ جنسی طور پر عاجز شخص سے شادی کرنے کا حکم

سوال

کیا میں جنسی طور پر عاجز شخص سے شادی کر سکتی ہوں ؟
کیا شرعاً ایسا کرنا جائز ہے یا نہیں، کیونکہ میں اس سے محبت کرتی اور اسے اپنا شریك حیات بنانا چاہتی ہوں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

عورت کے لیے جنسی طور پر عاجز شخص سے شادی کرنا جائز ہے؛ کیونکہ جماع بیوی کا حق ہے اور اس نے یہ حق ساقط کر دیا ہے، اور جب وہ ایسا کر لے یعنی اپنا حق ساقط کر لے تو پھر نکاح کے بعد اسے اس کے مطالبے کا حق حاصل نہیں رہتا.

ابن قدامہ رحمہ اللہ بیوی کے لیے فسخ نکاح کا حق ثابت ہونے والے عیوب بیان کرنے کے بعد کہتے ہیں:

اور ان عیوب میں یہی بھی شامل ہے کہ اگر خاوند جماع کرنے سے عاجز ہو . ان کا کہنا ہے کہ: ان عیوب سے اختیار ثابت ہونے کے لیے شرط یہ ہے کہ عقد نکاح کے وقت اس عیب کا علم نہ ہو، اور نہ ہی عقد نکاح کے بعد اس عیب پر راضی ہو، اور اگر عقد نکاح میں یا بعد میں اسے اس عیب کا علم ہو جائے اور وہ اس پر راضی ہو جائے تو اسے کوئی اختیار نہیں، ہمارے علم کے مطابق اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے " انتہی

دیکھیں: المغنی ابن قدامہ (7 / 142).

اور المدونۃ میں درج ہے:

" میں کہتا ہوں: یہ بتائیں کہ اگر عورت ایسے شخص سے شادی کر لے جس کا عضو تناسل کٹا ہوا ہو، یا وہ خصی ہو اور عورت اس کا علم بھی رکھتی ہو ؟

تو ان کا کہنا تھا: اس عورت کو کوئی اختیار نہیں ہوگا، امام مالك کا یہی کہنا ہے.

وہ کہتے ہیں: امام مالك رحمہ اللہ کا کہنا ہے: اگر عورت نے خصی مرد سے شادی کر لی اور اسے علم نہ تھا تو عورت کو جب علم ہو اسی وقت اسے اختیار حاصل ہے "

ديكھيں: المدونة (2 / 144).

مزيد آپ الموسوعة الفقهية (29 / 69) كا بھى مطالعہ كريں.

ہم نے جو نكاح كے جواز كا ذكر كيا ہے اس كے ساتھ يہ بھى ہے كہ آپ كے ليے افضل اور بہتر يہى ہے كہ آپ اس حالت ميں اس شخص سے شادى مت كريں، كيونكہ جماع اور پھر اس كے نتيجہ ميں اولاد كا ہونا ايك فطرى امر ہے جس كى مرد اور عورت دونوں كو ضرورت ہوتى ہے.

اور اب تو آپ اپنا يہ حق ختم كر رہى ہيں، ليكن آپ كو كيا علم كہ ايك يا دو برس بعد كيا ہو اور آپ اس كى خواہش كرنے لگيں، كيونكہ نكاح تو مستقل طور پر ہوتا ہے، كوئى كھيل نہيں.

اس ليے امام احمد رحمہ اللہ عورت كے ولى كے بارہ ميں كہا كرتے تھے:

مجھے يہ پسند نہيں كہ عورت كا ولى اس كى شادى كسى ايسے شخص سے كر دے جو جماع كرنے سے عاجز ہو، اور اگر وہ عورت اس وقت راضى بھى ہو گئى تو رخصتى اور دخول كے وقت اسے ناپسند كريگى؛ كيونہ عورتوں كى حالت جماع وغيرہ كرنا ہے، اور انہيں بھى وہى كچھ اچھا لگتا ہے جو ہم مردوں كو اچھا لگتا اور پسند ہے.

ابن قدامہ رحمہ اللہ اس پر تعليق لگاتے ہوئے كہتے ہيں:

" يہ اس ليے كہ اس ميں ہميشہ كا نقصان ہے، اور اس كى ہميشگى پر رضامندى موثوق نہيں.... اور ہو سكتا ہے يہ عدوات و اختلاف كا سبب بن جائے "

ديكھيں: المغنى (10 / 67).

اور پھر آپ پر يہ مخفى نہيں كہ يہ شخص آپ كے ليے ا جنبى اور غير محرم ہے، اس ليے جب تك آپ كا اس سے نكاح نہ ہو جائے آپ كے ليے اس كے ساتھ كسى بھى قسم كا تعلق ركھنا جائز نہيں.

اللہ تعالى سے دعا ہے كہ وہ آپ كو توفيق نصيب كرے اور آپ كى معاونت فرمائے، اور آپ كے ليے خير و بھلائى ميں آسانى پيدا كرے.

واللہ اعلم .